فضائلِ امہات المومنین کا تذکرہ عنبریں

ترتیب وپیشکش

مرکز الدراسات والبحوث

مبرة الآل والأصحاب

ترجمہ

عبدالحمید اطہر

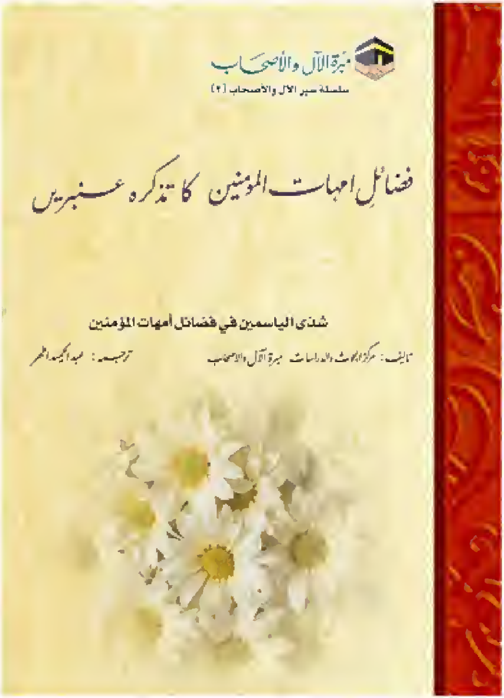

نام کتاب : شذی الیاسمین فی فضائل أمہات المؤمنین

اردو نام : فضائلِ امہات المومنین کا تذکرۂ عنبریں

تصنیف : مرکز الدراسات والبحوث ۔ مبرۃ الآل والأصحاب

ترجمہ : عبدالحمید اطہر

:

انتساب

اہلِ بیت اور صحابہ

رضی اللہ عنہم کو چاہنے

والوں کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ
(سورہ احزاب ۶)

نبی مومنین کے ساتھ ان کے نفس سے
بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں، اور آپ کی
بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

فہرستِ کتاب

پیش لفظ	۷
اہم وقفہ	۸
ازواجِ مطہرات دنیا کی افضل ترین عورتیں	۱۲
تعددِ زوجات کی حکمتیں	۱۴
امہات المومنین کے عام فضائل	۱۶
ازواج مطہرات کے خصوصی فضائل	۱۹
خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا	۱۹
سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	۲۱
عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما	۲۳
حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما	۲۸
زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۲۹
ام سلمہ ہند بنت ابوامیہ رضی اللہ عنہا	۲۹
زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۳۱
جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۳۴
ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما	۳۵
صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا	۳۶
میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۳۷
امہات المومنین کی دعوتی سرگرمیاں	۳۹

امہات المومنین کے سلسلے میں چند عام معلومات ۴۳
حدیث نبوی ﷺ کی روایت کے مطابق امہات المومنین کی ترتیب ۴۴
محمد ﷺ کی ذریت کا شجرۂ مبارک ۵۰
نبی کریم ﷺ کے گھروں کے معاشرتی حالات ۵۱
ازواج مطہرات کا آپ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق واضح کرنے والا نقشہ ۵۲
خلاصۂ کلام ۵۳
اہم مراجع ۵۴

پیش لفظ

الحمد لله والصلاة والسلام على خاتم رسل الله وأهله وصحبه ومن والاه إلى يوم الدين وبعد!

نبی کریم ﷺ کے اہلِ بیت کو اللہ تعالی کی طرف سے ان کے لیے مقرر کردہ محبت اور ولایت کے حقوق کے مطابق اہل سنت والجماعت کے نزدیک احترام اور قدر دانی حاصل ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے امتیوں کو یہ وصیت کی ہے: ''میں اپنے گھر والوں کے سلسلے میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں'' (۱) اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت ان غالی افراد سے براءت کرتے ہیں جو بعض اہلِ بیت کے سلسلے میں افراط سے کام لیتے ہیں، اور ان ناصبیوں سے بھی براءت کا اظہار کرتے ہیں جو ان کو تکلیف دیتے ہیں اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔

عام طور پر تمام مسلمان اور خاص طور پر اہل سنت والجماعت عمومی طور پر پاکیزہ اہلِ بیت اور خصوصیت کے ساتھ امہات المومنین کے ساتھ محبت کرتے ہیں اور ان کو تکلیف دینے اور ان کی برائی کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔

مبرۃ الآل والأصحاب کو اس بات پر نہایت مسرت ہو رہی ہے کہ اپنی ابتدائی مطبوعات میں یہ کتاب پیش کر رہی ہے، تاکہ پاکیزہ اہلِ بیت اور اللہ تعالی کی طرف سے منتخب کردہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وراثت کی نشر واشاعت، مسلمانوں کے دلوں میں ان کی محبت کو راسخ اور پیوست کرنے اور بعض مسلمانوں میں ان کے تعلق سے

۱۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر: ۲۴۰۸

پھیلے ہوئے بعض تصورات کی اصلاح کے مقاصد کی تکمیل ہو۔

چند صفحات پر مشتمل اس کتاب میں امہات المومنین رضوان اللہ علیہن اجمعین کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے، پھر قرآن کریم اور حدیث شریف سے ان کے فضائل ذکر کیے گئے ہیں، امہات المومنین کی تعریف اور توصیف میں بہت سی آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں، جن سے ازواج مطہرات کا بلند مرتبہ اور اعلی مقام معلوم ہوتا ہے، پھر اہلِ بیت کے ضمن میں ان کے فضائل کو عمومی طور پر بیان کیا گیا ہے، اسی طرح ان میں سے ہر ایک کے فضائل خصوصی طور بھی نقل کیے گئے ہیں۔

اہم وقفہ

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: ''اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ '' (سورہ احزاب ۶) نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں، اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

ازواج مطہرات مومن کی مائیں ہیں، والد رسول اللہ ﷺ ہیں اور بھائی مہاجرین اور انصار ہیں جو اس دعا میں مراد ہیں: ''رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ '' (سورہ حشر ۱۰) اے ہمارے پروردگار! ہماری اور ہم سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے بھائیوں کی مغفرت فرما۔

یہی نبی کریم ﷺ کا گھرانہ ہے، جو ازواج مطہرات میں سے کسی پر طعن وتشنیع کرے گا تو ایمانی نسب سے دھتکارا ہوا اور مردود ہے، کیوں کہ اگر وہ مومن ہوتا تو ازواج مطہرات پر الزام تراشی نہیں کرتا، کیوں کہ بیٹا اپنی ماں پر طعن وتشنیع نہیں کرتا۔

احترام، عزت اور نسب پر فخر کرنے جیسے حقوق وواجبات میں اس ماں کا رشتہ، حقیقی ماں کے رشتے کی طرح ہی ہے۔

کیا ان عورتوں سے زیادہ باعزت اور شریف مائیں ہوسکتی ہیں، جن کو رسول اللہ

ﷺ نے اپنے لیے منتخب کیا؟ بلکہ اللہ عز وجل نے ان کا انتخاب اپنے نبی کے لیے کیا، چناں چہ اپنے نبی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَامَلَكَتْ يَمِيْنُكَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا '' (احزاب ۵۲) ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں ہیں، اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان بیویوں کی جگہ دوسری بیویاں کرلیں اگر چہ آپ کو ان کا حسن بھا جائے، مگر جو آپ کی باندی ہو، اور اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں اللہ تعالی نے فرمایا: ''فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْ أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا '' (احزاب ۳۷) جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے اس کی شادی آپ کے ساتھ کردی، تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں کوئی تنگی نہ رہے، جب ان کا اپنی بیویوں کے ساتھ جی بھر جائے، اور اللہ کا یہ حکم ہونے والا ہی تھا۔

پوری دنیا کی عورتوں پر ازواج مطہرات کی افضلیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی فرماتا ہے: ''يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ '' (احزاب ۳۲) اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں میں سے کسی کی طرح نہیں ہو اگر تم تقوی اختیار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی نے مومنین پر ان کے ساتھ نکاح کرنے کو حرام قرار دیا، جس طرح ایک بیٹے کو اپنی ماں کے ساتھ نکاح اور شادی کرنے کو حرام قرار دیا ہے، حالاں کہ ان کے علاوہ دوسروں کے ساتھ نکاح کرنا حلال ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''وَمَاكَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوْا أَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ أَبَدًا إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا '' (احزاب) اور تمھارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑے (گناہ کی) بات ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو ہر اس قول اور عمل سے تکلیف ہوتی ہے جس سے ازواج

مطہرات کو تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے، یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مومنین کو یہ حکم دیا کہ وہ امہات المومنین کو صرف پردے کے پیچھے سے ہی مخاطب کریں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوهُنَّ مِن وَّرَاءِ الْحِجَابِ ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَاكَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ'' (احزاب ۵۳) اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے پاک رہنے کا ذریعہ ہے، اور تمھیں یہ جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ۔

پھر ان پر الزام تراشی کرنا، ان کو گالی گلوج دینا اور ان کو نامناسب اوصاف سے متصف کرنا کیسے جائز ہے! اللہ تبارک وتعالیٰ مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کے بعد فرماتا ہے: ''يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ جَلَابِيبِهِنَّ ذٰلِكَ أَدْنىٰ أَن يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا'' (احزاب ۵۹) اے نبی! اپنی بیویوں سے، اپنی صاحبزادیوں سے اور مومنین کی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے اوپر (سر سے) نیچی کرلیں، اس سے جلدی پہچان ہوجایا کرے گی تو ان کو تکلیف نہیں دی جائے گی، اور اللہ بہت زیادہ مغفرت فرمانے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

پھر اس کے بعد فوراً بعد اللہ عزوجل نے فرمایا: ''لَئِن لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِيْ قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَّالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا'' (احزاب ۶۰) منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں افواہیں اڑانے والے اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کردیں گے، پھر یہ لوگ مدینہ میں آپ کے پاس بہت ہی کم رہنے پائیں گے۔

اس آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی شادی کے سلسلے میں الٹی سیدھی باتیں کہہ رہے تھے، آپ ﷺ سے پہلے حضرت زینب کی شادی آپ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید کے ساتھ ہوئی تھی، اسی سورہ میں آیت نمبر ۳۷ میں اس کا تذکرہ ہے، اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کے بارے

میں الٹی باتیں کرنے کو منافقین اور ان جیسے لوگوں کی عادت بتایا ہے، اور مومنین کو یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ وہ ان کی طرح نہ بنیں۔

اللہ عزوجل نے اسی سورہ میں وضاحت کے ساتھ یہ بیان کردیا ہے کہ اس شخص کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا جو قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر سرداروں اور بااثر لوگوں کی باتوں میں آکر ازواج مطہرات پر الزام تراشی کرے۔ (اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مرجائے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَالَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا، وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَائَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا'' (احزاب ۶۶-۶۷) جس دن ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو وہ کہیں گے: کاش! ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی اطاعت کرتے، اور انھوں نے کہا: ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی بات مانی تو انھوں نے ہم کو گمراہ کردیا۔

ازواج نبی ﷺ پر الزام تراشی کرنا اور ان کے سلسلے میں نامناسب باتیں کرنا کیا صحیح ہے؟ یا بڑی ہی بری بات اور سخت منکر ہے؟

سوچو! تم حضرت عائشہ یا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو گالی دے رہو، اچانک تم پیچھے مڑ گئے تو کیا دیکھتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ تم کو دیکھ رہے ہیں اور تمھاری باتوں کو سن رہے ہیں...... اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا؟ اور تمھارے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا کیا موقف ہوگا؟

ازواج مطہرات دنیا کی افضل ترین عورتیں

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ '' (احزاب ۳۲) اے نبی کی بیویاں! تم عام عورتوں میں سے کسی کی طرح نہیں ہو، اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔

یعنی عورتوں میں کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو تم سے افضل ہو، لیکن شرط تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کی ہے، اگر یہ ثابت ہو گیا کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہیں تو کسی استثنا کے بغیر ہر زمانے کی عورتوں میں ان کی افضلیت ثابت ہے، انبیاء ومرسلین اور تمام مخلوقات میں سب سے افضل نبی کی بیویوں کے لیے یہ بڑی بات نہیں ہے، یہ وہ عورتیں ہیں جن کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منتخب کیا اور انھوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔

ازواج مطہرات کا تقویٰ نص قرآنی سے ثابت ہے، کیوں کہ تخییر کی آیتوں کے نزول کے بعد انھوں نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو دنیوی زندگی اور اس کی زیب وزینت پر ترجیح دی، وہ آیات یہ ہیں: ''يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا، وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا '' (احزاب ۲۸-۲۹) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے: اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تم کو کچھ مال ومتاع دیتا ہوں اور تم کو بہتر طریقے پر رخصت کرتا ہوں، اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت چاہتی ہو تو (سن لو) اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لیے اجر عظیم تیار کر کے رکھا ہے۔

امہات المومنین نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو ترجیح دی، اور دنیوی زندگی، اس کی زیب وزینت اور اس کے مال ومتاع کو چھوڑ دیا، یہ انتخاب سچا تھا، اس کی دلیل یہ ہے کہ ایمانِ صادق اور تقویٰ کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

رہنے اور آپ کے ساتھ سخت کوش زندگی پر صبر کرنے کی ترغیب دینے والی ہو، اور یہ انتخاب اور ترجیح تقویٰ پر قائم ہے جو اللہ کی طرف سے قبول ہوا، اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے ان کو اکرام سے نوازا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ '' (احزاب ۵۲) ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں ہیں، اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان بیویوں کی جگہ دوسری بیویاں کر لیں اگرچہ آپ کو ان کا حسن بھا جائے، مگر جو آپ کی باندی ہو، اور اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔

یہ اکرام اور عزت دو جہتوں سے ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موجودہ ازواج مطہرات کے علاوہ دوسرے سے شادی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں سے کسی کو اس غرض سے طلاق دینے سے منع فرمایا کہ اس کے بدلے کسی دوسرے سے شادی کریں۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ ہمیش بیویاں رہیں، صرف دنیا میں ہی نہیں، بلکہ آخرت میں بھی، اسی وجہ سے مومنین کو ازواج مطہرات سے شادی کرنے سے منع فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا '' (احزاب ۶) اور تمھارے لیے جائز نہیں ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑے (گناہ کی) بات ہے۔

ہر عقل مند کے لیے ضروری ہے کہ وہ امہات المومنین رضوان اللہ علیہن اجمعین کے عظیم مرتبے کے سلسلے میں واردان آیتوں پر اچھی طرح غور کرے۔

کثرتِ ازواج کی حکمت

چوں کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی مومنین کے لیے اسوہ اور نمونہ ہے، جیسا کہ قرآن حکیم میں اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے: ''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ'' (احزاب ۲۱) اللہ کے رسول میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ اور آپ کے افعال واعمال شریعت کے اہم مصادر میں سے ہیں۔

☆ اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ کے گھر کے اندر ایسے افراد کی موجودگی ضروری ہے جو آپ کے افعال اور اعمال نقل کریں، اور امت تک پہنچائیں، یہی تعدد زوجات کی سب سے بڑی حکمت ہے، تا کہ آپ کے زمانے کی مومن عورتوں کے ذریعے خاندانی اور ازدواجی زندگی کے احکام نقل کیے جائیں اور ان کے بعد قیامت کے دن تک کے لیے یہ احکام نقل ہوتے رہیں۔

☆ نبی کریم ﷺ کی تربیت کے ذریعہ ازواج مطہرات ہر زمانے کی مومن عورتوں کے لیے بہترین نمونہ بن جائیں، اللہ کے فضل واحسان سے یہ مقصد حاصل ہوا، پس امہات المومنین ہر مومن عورت کے لیے بہترین نمونہ ہیں، یہ بھی تعددِ زوجات کی حکمتوں میں سے ہے، ان امہات میں سے ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کرنے والوں میں جلیل القدر مرتبہ اور مقام رکھتی ہیں۔

☆ اسلام کے مرکز اور گہوارے میں عرب قبائل اور خاندانوں کے ساتھ مضبوط اور مستحکم تعلقات قائم کرنے کی ضرورت تھی، تا کہ دعوتِ اسلامی کے کام میں آسانی ہو، مثلاً آپ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی، جو شادی پورے بنو مصطلق کے اسلام لانے کا سبب بنی۔

☆ اپنے ساتھیوں اور اصحاب کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے اور ان میں اضافہ کرنے اور ان کو عزت وشرف سے سرفراز کرنے کے لیے بھی تعدد ازدواج کی ضرورت تھی، مثلاً آپ نے حضرت ابوبکر کی دختر حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت عمر کی دختر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ شادی کی، اسی طرح آپ نے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو اپنا داماد بنا کر ان کی عزت افزائی کی۔

☆ بعض عورتوں سے شادی کا مقصد یہ تھا کہ کوئی حکم شرعی بیان کیا جائے، مثلاً حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کا مقصد یہ تھا کہ جاہلی رسم منہ بولے بیٹے کے احکام کو باطل قرار دیا جائے۔

بعض امہات کے ساتھ اس لیے بھی شادی کی کہ ان کے مخصوص حالات تھے اور وہ معاشرتی پریشانیوں میں مبتلا تھیں، مثلاً حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، جن کے شوہر جنگ میں شہید ہو گئے تھے، اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی، جن کے شوہر بھی کسی غزوے میں شہید ہو گئے تھے اور ان کے پاس یتیم اولاد تھیں، سیدہ حضرت ام حبیبہ کے ساتھ اس وقت شادی کی جب ان کے شوہر حبشہ میں مرتد ہو گئے اور وہیں مقیم ہو گئے، ان سبھوں کے ساتھ شادی کا مقصد یہ تھا کہ ان کے ساتھ خیر خواہی کریں۔

مستشرقین اور ان کے ہم نواؤں کے کہنے کے مطابق اگر ان شادیوں کا مقصد اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہوتا تو آپ ﷺ باکرہ یا کم سن لڑکیوں سے شادی کرتے، لیکن تمام ازواجِ مطہرات میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ باقی تمام عورتیں یا تو مطلقہ تھیں، یا ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا تھا، یا بیوائیں تھیں جن کے ساتھ اولاد بھی تھیں، اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل سے ان شادیوں کا دور سے بھی تعلق نہیں ہے۔

امہات المومنین کے عام فضائل

ا۔ اللہ تبارک وتعالی نے آل بیت کو گندگیوں: شرک، شیطان، گندے کاموں اور اخلاقِ ذمیمہ سے پاک قرار دیا ہے، امہات المومنین بھی آل بیت ہی میں سے ہیں، اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے: ''يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا، وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا، وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا'' (احزاب ۳۲۔۳۴) اے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں میں سے کسی کی طرح نہیں ہو، بشرطیکہ تم تقوی اختیار کرو، تو تم بولنے میں نزاکت نہ کرو، اس سے ایسے شخص کو (غلط) خیال ہونے لگتا ہے جس کے دل میں بیماری ہے، اور بہترین بات کہو، اور تم اپنے گھروں میں رہو، اور قدیم زمانۂ جاہلیت کی طرح نہ پھرو، نمازوں کو قائم کرو، زکوۃ دو، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، بلاشبہ اللہ چاہتا ہے کہ، اے گھر والو! تم سے گندگی کو دور کرے اور تم کو پاکیزہ بنادے، اور تم ان آیات اور اس حکمت کو یاد رکھو جن کی تمھارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے، بے شک اللہ رازداں اور بڑا باخبر ہے۔

ان آیتوں کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ تطہیر (پاک بنانے) کی آیت آپ ﷺ کی بیویوں کو بھی شامل ہے، یہ کیسے نہیں ہوسکتا، جب کہ یہ آیتیں ان ہی کے سلسلے میں نازل ہوئی ہیں۔

۲۔ مومنین کی ماؤں کا مرتبہ ان کو حاصل ہے، کیوں کہ اللہ تبارک وتعالی نے احترام اور ان کے ساتھ شادی کرنا حرام ہونے میں ان کو مومنین کی مائیں بنایا ہے، آپ کی صحبت کا

شرف اس کے علاوہ ہے۔

''اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ'' (احزاب ٦) نبی مومنین سے ان کے نفس سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

۳۔ دنیا اور اس کی زیب وزینت کو چھوڑ کر امہات المومنین نے اللہ، اس کے رسول اور آخرت کا انتخاب کیا، اس کا بدلہ اللہ تبارک وتعالی نے یہ دیا کہ اپنے پاس ان کے لیے اجر عظیم تیار کر کے رکھ دیا ہے۔

''يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا، وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا'' (احزاب ۲۸۔۲۹) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے: اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تم کو کچھ مال ومتاع دیتا ہوں اور تم کو بہتر طریقے پر رخصت کرتا ہوں، اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو (سن لو) اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کو اجر عظیم تیار کر کے رکھا ہے۔

یہ بات معلوم ہی ہے کہ ان امہات نے اللہ اور رسول کا انتخاب کیا، اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو طلاق نہیں دی۔

۴۔ ان کو اطاعت اور عمل صالح پر دوگنا اجر ملتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَأَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا'' (احزاب ۳۱) اور جو کوئی تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی تو ہم اس کو دوہرا اجر دیں گے اور ہم نے اس کے لیے باعزت روزی تیار کر رکھی ہے۔

۵۔ شرافت، عزت اور بلند مقام ومرتبے میں امہات المومنین دوسری عورتوں کی طرح نہیں ہیں، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا'' (احزاب ۳۲) اے نبی کی بیویو! تم معمولی عورتوں میں سے کسی کی طرح نہیں ہو، بشرطیکہ تم تقوی اختیار کرو،

تو تم بولنے میں نزاکت نہ کرو، اس سے ایسے شخص کو (غلط) خیال ہونے لگتا ہے جس کے دل میں بیماری ہے، اور بہترین بات کہو۔

۶۔ اللہ عزوجل نے امہات المومنین کو ان کے گھروں میں تلاوت قرآن اور حکمت کی باتوں کے نزول کی وجہ سے عزت سے سرفراز کیا ہے، جو ان کی جلالتِ شان اور علومرتبہ پر دلالت کرتا ہے۔

''وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا '' (احزاب ۳۴) اور تم ان آیات اور اس حکمت کو یاد رکھو جن کی تمھارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے، بے شک اللہ راز داں اور بڑا باخبر ہے۔

۷۔ امہات المومنین کو دنیا اور آخرت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ازواج مطہرات کے خصوصی فضائل

۱۔ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی، قصی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد ہیں، امہات المومنین میں حضرت خدیجہ اپنے والد کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسب میں دوسری سب سے قریبی رشتے دار ہیں، قصی کی اولاد میں سے آپ نے ان کے علاوہ صرف ام حبیبہ بنت ابوسفیان کے ساتھ شادی کی ہے۔ (۱)

حضرت خدیجہ کا شمار نسب کے اعتبار سے قریش کے متوسط خاندان میں ہوتا ہے، آپ بڑی باعزت اور مالدار عورت تھیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال کی تھی تو آپ کی شادی حضرت خدیجہ کے ساتھ ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کی شادی ہالہ بن نباش بن زرارہ تمیمی کے ساتھ ہوئی تھی، جن کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ پر ایمان لے آئیں اور دعوتی کاموں میں آپ کا تعاون کیا، یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عورتوں پر ان کو فضیلت دیتے تھے (۲)، سوائے ابراہیم کے آپ کی تمام اولاد ان ہی کے بطن سے ہوئیں، ابراہیم حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں کی، جب ہجرت سے تین سال پہلے ان کا انتقال ہو گیا تو دوسری شادی کی۔

حضرت خدیجہ کے جلیل القدر فضائل اور عظیم مناقب ہیں، جن میں سے چند مندرجہ

۱۔ ام حبیبہ کا نسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد مناف بن قصی کے ساتھ جا کر ملتا ہے، اور حضرت عائشہ کا قصی کے ساتھ ملتا ہے، جب کہ باقی ازواج مطہرات کا نسب قصی کے بعد مرہ، کعب، لوی، خزیمہ، الیاس اور مضر کے ساتھ ملتا ہے۔

۲۔ یعنی اپنے زمانے کی سب عورتوں پر ان کو فوقیت دیتے تھے، کیوں کہ وہ دنیا کی تمام عورتوں کی چار سردار عورتوں میں سے ایک ہیں: وہ چار عورتیں یہ ہیں: فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم، مریم بنت عمران، خدیجہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہن۔

ذیل ہیں:

۱۔آپ کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہوتا ہے: وہ اللہ کی وحی پر سب سے پہلے ایمان لے آئیں، ان کو اس کا اجر ملے گا اور ان کے بعد ایمان لانے والے ہر شخص کا اجر ملے گا۔(۱)

۲۔ان کی موجودگی میں آپ ﷺ نے دوسری شادی نہیں کی، وہ آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی کے اڑتیس سالوں میں سے پچیس سال تک آپ کی زوجیت میں تنِ تنہا رہی، اس طرح آپ ﷺ کی دو تہائی ازدواجی زندگی ان کے ساتھ گزری۔

۳۔ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت عطیۂ خداوندی تھا۔(۲)

۴۔آپ ﷺ ان کا کثرت سے تذکرہ کرتے تھے، ان کا ذکر خیر کرتے تھے، ان کی تعریف کرتے تھے اور ان کے ساتھ محبت اور مودت کے تعلقات کو بیان کرتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں آئی جتنی مجھے حضرت خدیجہ پر آئی، کیوں کہ آپ ان کا تذکرہ کثرت سے کیا کرتے تھے، حالاں کہ میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا۔(۳)

۵۔وہ امت محمدیہ کی سب سے بہترین عورت ہیں۔

۱۔کیوں کہ آپ عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی ہیں، اور جو کوئی بہتر طریقہ رائج کرتا ہے تو اس کو اس کا اجر ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ملتا ہے، بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والے کو اتنا ہی اجر و ثواب ملتا ہے، جتنا کرنے والے کو ملتا ہے، اور جو کوئی ہدایت کی طرف بلاتا ہے تو اس کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے بقدر بلانے والے کو بھی اجر ملتا ہے، لیکن ان لوگوں کے اجر میں سے کوئی کمی نہیں کی جاتی۔اس موضوع کی تفصیلات کے لیے رجوع کیا جائے: فتح الباری، باب فضائل خدیجہ۔نہایۃ الایجاز فی سیرۃ ساکن الحجاز للطھطاوی۔شرح مسلم، از: نووی۔

۲۔صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل خدیجہ۔رضی اللہ عنہا۔حدیث نمبر ۲۴۳۵، اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔غور کرنے کی بات ہے کہ کس طرح اللہ کی طرف سے حضرت خدیجہ کی محبت رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوئی تھی۔

۳۔صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ: باب من فضائل خدیجہ۔رضی اللہ عنہا۔حدیث ۲۴۳۵

امام بخاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: بہترین عورت مریم ہیں اور بہترین عورت خدیجہ ہیں۔(۱)

۶۔اللہ کی طرف سے سلام اور جنت میں موتی کے ایک گھر کی بشارت جہاں نہ شور شرابہ ہوگا اور نہ کوئی تھکن۔

امام بخاری اور امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اللہ کے رسول! یہ خدیجہ آ رہی ہیں، ان کے ساتھ سالن کا ایک برتن ہے، جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے ان کو سلام کہیے اور جنت میں موتی کے ایک گھر کی بشارت دیجئے جہاں نہ کوئی شور شرابہ ہوگا اور نہ کوئی تھکن ہوگی۔(۲)

۷۔اللہ تعالی نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے بطن سے اولاد عطا فرمائی، ان کے علاوہ کسی دوسرے کے بطن سے اولاد نہیں ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے ان کے بطن سے اولاد عطا فرمائی، جب کہ ان کے علاوہ سے اولاد نہیں دی۔(۳)

۲۔سودہ بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی بن غالب بن فہر، ان کی ماں شموس بنت زید بن عمرو انصاریہ ہیں، نبی کریم ﷺ سے پہلے ان کی شادی سکران بن عمرو سے ہوئی، سودہ نے نبی کریم ﷺ سے احادیث روایت کی ہے، اور ان سے حضرت ابن عباس، یحیی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ نے روایت کی ہے، مکہ میں بہت پہلے ہی اسلام قبول کیا، انھوں نے اور ان

۱۔صحیح بخاری: کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ حدیث ۳۸۱۵

۲۔صحیح بخاری: کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ وفضلھا رضی اللہ عنہا، حدیث ۳۸۲۰

۳۔المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۲۲، باب ذکر ازواج النبی ﷺ ومنھن خدیجہ بنت خویلد ج ۲۳ ص ۱۳

کے شوہر نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی، وہیں پر ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا(۱) یہ پہلی عورت ہیں جن کے ساتھ حضرت خدیجہ کے بعد حضور ﷺ نے شادی کی، مکہ ہی میں یہ شادی ہوئی، اس کے بعد تقریباً چار سال تک آپ ﷺ نے شادی نہیں کی، صرف سودہ ہی آپ کی اس مدت کے دوران بیوی تھی، یہ بڑی محترم اور شریف عورت تھی، ان کی وفات راجح قول کے مطابق حضرت عمر کے عہد خلافت کے آخری سالوں میں ۵۵ ہجری کو ہوئی۔

حضرت سودہ کے فضائل اور مناقب

۱۔ نبی کریم ﷺ کی زوجیت میں رہنے کی آپ خواہش مند اور حریص تھیں، اسی وجہ سے انھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہدیہ کردی تھی، تاکہ آپ ﷺ کا تقرب اور محبت حاصل ہو اور جنت میں آپ کی بیوی بن کر رہیں۔

ابن سعد نے طبقات میں لکھا ہے کہ حضرت سودہ نے نبی ﷺ سے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ آپ مجھ سے رجوع کرلیں، میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور مجھے مردوں کی ضرورت نہیں ہے، لیکن میں چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن مجھے آپ کی بیویوں میں اٹھایا جائے۔ آپ ﷺ نے اس سے رجوع کرلیا۔(۲)

امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری عائشہ کو ہبہ کردی، اور نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ کے پاس ان کا دن اور سودہ کا دن گزارتے تھے۔(۳)

۲۔ حضرت عائشہ نے یہ تمنا کی کہ وہ رہن سہن میں ان کی طرح بن جائیں۔

امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے سودہ کے مقابلے میں کسی ایسی عورت کو نہیں دیکھا کہ ہر چیز میں جس کی طرح ہونا

۱۔ تہذیب التھذیب۔ از: ابن حجر عسقلانی: ۱۲/ ۴۵۵
۲۔ تھوڑے سی تبدیلی کے ساتھ: طبقات ابن سعد: ۸/ ۵۴
۳۔ صحیح بخاری: کتاب النکاح، باب المرأۃ تھب یومھا من زوجھا لضرتھا، حدیث ۵۲۱۲

مجھے محبوب ہو(۱)

۳۔ **عائشہ بنت ابو بکر صدیق**، (ابوبکر کا نام عبداللہ بن عثمان تیمی قریشی ہے)، ان کی کنیت ام عبداللہ ہے، انھوں نے حضور ﷺ سے کہا کہ وہ اپنی کنیت رکھنا چاہتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھانجے کے نام پر کنیت رکھو، چناں چہ انھوں نے ام عبداللہ کنیت رکھی، عبداللہ کے والد زبیر بن عوام ہیں اور ان کی ماں اسماء بنت ابوبکر ہیں، حضرت عائشہ کی ماں کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر کنانیہ ہے، بعثت نبوی کے چار سال بعد ان کی پیدائش ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے چھ سال کی عمر میں ان کے ساتھ شادی کی اور نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی، آپ ﷺ نے ان کے علاوہ کسی دوسری باکرہ لڑکی کے ساتھ شادی نہیں کی، ساتوں آسمانوں کے اوپر سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی براء ت نازل ہوئی، وہ حضرت خدیجہ کے بعد آپ ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں فقہ کی سب سے بڑی ماہر ہیں، اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے پاس فتوی پوچھا کرتے تھے۔(۲)

آپ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال کی تھی، ان کی وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کو ہجری ہوئی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو جنت البقیع میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

☆ حدیث کی کتابوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہت سے فضائل اور مناقب کا تذکرہ ملتا ہے، جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب النکاح، باب جواز ھبتھا نوبتھا لضرتھا حدیث ۱۴۶۳
۲۔ تفصیلات کے لیے بدرالدین زرکشی کی کتاب "الاجابۃ لایراد ما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ" کی طرف رجوع کیا جائے

امام بخاری نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے دریافت کیا: آپ کا سب سے محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے دریافت کیا: مردوں میں؟ آپ نے جواب دیا: اس کے والد......(۱)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی سے پہلے ریشم کے کپڑے میں حضرت عائشہ کی تصویر جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس لے آئے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں تین راتوں تک تم کو دکھایا گیا، جبرئیل ریشم کے کپڑے میں تم کو لے کر میرے پاس آئے اور کہا: یہ تمھاری بیوی ہے، میں نے تمھارا چہرہ کھول کر دیکھا تو وہ تم تھی، میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اس کو پورا کرو۔ (۲)

۳۔ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے ان کو اپنا سلام کہلوایا۔

امام بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، تم کو سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: ان پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو، آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی۔ (۳)

۴۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی جب آپ حضرت عائشہ کے بستر میں تھے۔ یہ خصوصیت امہات المومنین میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلمہ! عائشہ کے سلسلے میں مجھے تکلیف نہ پہنچاؤ، کیوں کہ اللہ کی قسم! اس کے علاوہ تم میں سے کسی عورت کے بستر میں وحی نازل نہیں ہوئی (۴)

۵۔ جب اللہ کے رسول اور دنیوی زندگی کے درمیان انتخاب کی آیت نازل ہوئی تو

۱۔ صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات السلاسل حدیث ۴۳۵۸
۲۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا۔ حدیث ۲۴۳۸
۳۔ صحیح بخاری: کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشہ رضی اللہ عنہا، حدیث ۳۷۶۸
۴۔ صحیح بخاری: کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث ۳۷۷۵

رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت عائشہ سے دو میں سے ایک کا انتخاب کرنے کے لیے کہا، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا، وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا'' (احزاب ۲۸-۲۹) اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے: اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ، میں تم کو کچھ مال و متاع دیتا ہوں اور تم کو بہتر طریقے پر رخصت کرتا ہوں، اگر تم اللہ، اس کے رسول اور آخرت چاہتی ہو تو (سن لو) اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کو اجر عظیم تیار کر کے رکھا ہے۔

آپ ﷺ نے حضرت عائشہ کو اپنے والدین سے مشورہ کرنے کے لیے کہا، حضرت عائشہ نے اپنے والدین سے مشورہ کرنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ کا انتخاب کیا، بقیہ ازواج مطہرات نے بھی ان ہی کی پیروی کی۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ اس موقع پر انھوں نے کہا:...... میں کس سلسلے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں اللہ، اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی بیویوں نے میری طرح ہی کیا۔(۱)

۶۔ ان کی وجہ سے بہت سی قرآنی آیتیں نازل ہوئیں، جن میں سے بعض ان کی شان میں ہیں اور بعض پوری امت کے لیے ہیں، آپ کی شان میں نازل ہوئی آیتیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆ واقعہ افک میں آپ پر لگائے گئے الزامات سے اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو بری کر دیا اور اس سلسلے میں مندرجہ ذیل آیتیں نازل فرمائی:

''إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَكُمْ بَلْ

۱۔ صحیح بخاری: کتاب التفسیر، باب قولہ: ''وإن کنتن تردن اللہ ورسولہ والدار الآخرۃ فإن اللہ أعد للمحسنات منکن أجرا عظیما'' حدیث ۴۷۸۶

هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ، لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ''جن لوگوں نے (عائشہ پر) یہ الزام لگایا ہے، وہ تم ہی میں سے چند لوگ ہیں، اس کو تم اپنے لیے شر نہ سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے خیر ہے، ان میں سے ہر شخص کو جتنا جس نے کیا تھا اس کا گناہ مل گیا، اور ان میں سے جس نے سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اس کو سخت سزا ہوگی۔

سے ''اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ، أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ'' (سورہ نور ١١ تا ٢٦) گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہوتی ہیں، اور گندے مرد گندی عورتوں کے، صاف ستھری عورتیں صاف ستھرے مردوں کے لائق ہوتی ہیں اور صاف ستھرے مرد صاف ستھری عورتوں کے، یہ لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو (منافقین) کہتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور عزت کی روزی (جنت) ہے۔

وہ آیتیں جو ان کی وجہ سے نازل ہوئیں اور وہ پوری امت کے لیے عام ہیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے اسماء سے ایک ہار عاریتاً لیا جو کھو گیا، چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں کو اس ہار کی تلاش میں روانہ کیا، راستے میں نماز کا وقت ہو گیا تو انھوں نے وضو کے بغیر ہی نماز پڑھ لی، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو اس بارے میں شکایت کی، جس کے نتیجے میں اس موقع پر تیمم کی آیت نازل ہوئی، اس پر اسید بن حضیر نے کہا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی تم کو کسی ناپسندیدہ چیز سے واسطہ پڑا تو اللہ نے تمھارے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنایا اور اس میں مسلمانوں کے لیے برکت رکھی۔(١)

٧۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ خواہش ظاہر کی کہ عائشہ کے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے، آپ ﷺ کی وفات ان کی باہوں میں ان ہی کے باری کے دن ہوئی، اور دنیا کے

١۔ صحیح بخاری: کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث ٣٧٧٣

آخری لمحات میں اور آخرت کے ابتدائی لمحات میں اللہ نے ان دونوں کے تھوک کو جمع کر دیا، اور ان ہی کے گھر میں آپ ﷺ کی تدفین ہوئی۔ امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے، اس وقت میں اپنے سینے سے آپ کو ٹیک لگائے ہوئے تھی، عبد الرحمٰن کے پاس ایک تازہ مسواک تھی، جس سے وہ مسواک کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو گھور کر دیکھا، تو میں نے ان سے مسواک لیا اور اس کو خوب چبایا اور بہترین بنا کر نبی ﷺ کو دیا، آپ نے اس سے مسواک کیا۔(١)

٨۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی کہ عائشہ جنتی ہیں۔

امام بخاری نے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ بیمار ہوئیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور فرمایا: تم رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کے پاس سچی جانشین ہو کر جا رہی ہو۔ ابن عباس کا قطعیت کے ساتھ ان کو جنتی کہنا اپنی طرف سے نہیں ہوگا، بلکہ حضور ﷺ کے بتانے کی وجہ سے ہی ہوگا۔

امام بخاری اور ترمذی نے عبد اللہ بن زیاد اسدی سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا کہ انھوں نے کہا: میں نے عمار کو فرماتے ہوئے سنا: یہ آپ کی دنیا اور آخرت میں بیوی ہیں۔(٢)

٩۔ حضرت عائشہ امت مسلمہ کی عورتوں میں سب سے بڑی عالمہ ہیں، انھوں نے نبی کریم ﷺ سے بے شمار حدیثوں کو روایت کیا ہے، جن کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے،

١۔ صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ و وفاتہ، حدیث ٤٤٣٨، یہی روایت دوسرے الفاظ اور دوسری سند کے ساتھ ابوعلی محمد بن محمد اشعث کوفی کی کتاب ''کتاب الأشعثیات'' میں بھی ہے۔

٢۔ صحیح بخاری: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث ٣٧٧٢، ترمذی: باب من فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث ٣٨٨٩، ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے

(۱)، ان کے علم وکمال کا یہ عالم تھا کہ کبار صحابہ ان سے رجوع ہوتے تھے اور فتوی دریافت کرتے تھے۔

۴۔ **حفصه بنت عمر بن خطاب عدوی قرشی**، یہ عبداللہ بن عمر کی علاتی بہن ہیں، ان کی ماں عثمان بن مظعون بن وہب بن حذافہ کی بہن زینب بنت مظعون ہیں، ان کے پہلے شوہر خنیس بن حذافہ بدری کے مدینہ میں انتقال ہونے کے بعد ۳ ہجری کو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی، یہ بڑی روزے دار اور بہت زیادہ نمازیں پڑھنے والی عورت تھی، ان کی پیدائش بعثت نبوی کے پانچ سال پہلے ہوئی اور وفات شعبان ۴۵ ہجری میں ہوئی۔

حضرت حفصہ کے فضائل ومناقب

۱۔ اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت مدینہ سے مشرف ہوئیں، ابن سعد نے ابوالحویرث سے روایت کیا ہے کہ خنیس بن حذافہ (۲) نے حفصہ بنت عمر کے ساتھ شادی کی، وہ ان ہی کی زوجیت میں تھیں اور ان کے ساتھ مدینہ ہجرت کی۔(۳)

۲۔ بہت زیادہ روزے رکھتی تھیں اور بہت زیادہ نمازیں پڑھا کرتی تھیں اور وہ جنت میں حضرت محمد ﷺ کی بیوی ہوں گی۔

طبرانی نے قیس بن زید سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حفصہ کو ایک طلاق دی...... نبی ﷺ آئے اور اندر داخل ہوئے تو انھوں نے پردہ کیا، اس پر نبی کریم

۱۔ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ حدیثیں روایت کیا ہے، ابوہریرہ، عبداللہ بن عمرو اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کے بعد چوتھے نمبر پر سب سے زیادہ روایتیں حضرت عائشہ ہی سے منقول ہیں۔ دیکھیے: أسماء الصحابۃ الرواۃ۔ از: ابن حزم ص ۳۹، ابن جوزی کی کتاب تلقیح فھوم أھل الأثر ص ۳۶۳۔

۲۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں، انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جنگِ بدر میں شریک ہوئے، جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اسی زخم کی وجہ سے مدینہ میں انتقال کر گئے۔ الاستیعاب لابن عبدالبر ۱/۱۳۴، الاصابۃ لابن حجر ۲/۳۴۵

۳۔ طبقات ابن سعد ۸/۸۱

ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور انھوں نے کہا: حفصہ سے رجوع کرلو، کیوں کہ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والی اور نمازیں پڑھنے والی ہیں، اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہے۔(۱)

۳۔ جب حضرت ابوبکر کے عہدِ خلافت میں قرآن مجید کو جمع کیا گیا تو ابوبکر کی وفات تک ان ہی کے پاس رہا، پھر حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں ان کے پاس آیا، پھر عمر کی وفات کے بعد حفصہ کے پاس رہا، جب حضرت عثمان نے قرآن کو جمع کیا گیا تو اس مصحف سے تعاون لیا گیا اور اس کے بعد ان ہی کے پاس لوٹا دیا گیا ان کی وفات مدینہ میں ۴۵ ہجری کو ہوئی۔(۲)

۵۔ **زینب بنت خزیمه** بن عبداللہ بن عمرو بن عبدمناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ، ان کو ام المساکین کہا جاتا ہے، کیوں کہ وہ مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں اور ان پر صدقہ کیا کرتی تھیں، ان کے شوہر عبداللہ بن جحش جنگِ احد میں شہید ہوگئے، چناں چہ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی، حفصہ کے بعد زینب آپ ﷺ کی بیوی بنیں، آپ کے ساتھ صرف دو یا تین مہینے رہیں، پھر ان کا انتقال ۴ ہجری کو ہوا، ان کے الگ سے مناقب اور فضائل نہیں ملتے ہیں، لیکن ان کے حق میں جو عام فضائل وارد ہوئے ہیں ان میں حضرت زینب بھی شامل ہیں جو ان کی افضلیت کے لیے کافی ہیں، اس کے علاوہ آپ ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، یہ خصوصیت صرف ان ہی کو حاصل ہے، کیوں کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت خدیجہ اور ان کے علاوہ کسی اور بیوی کی وفات نہیں ہوئی، نبی کریم ﷺ کا کسی کی نمازِ جنازہ پڑھنا اس کے حق میں رحمت ہے۔

۶۔ **ام سلمه هند بنت ابو امیه** (حذیفہ) مخزومیہ قرشیہ، ان کے والد کا

۱۔ المعجم الکبیر: ۱۸/۳۶۵، حدیث ۹۳۴، مستدرک حاکم: ۴/۱۶ حدیث ۶۷۵۳، البانی نے اس کو حسن کہا ہے حدیث ۲۰۰۷

۲۔ صحیح ابن حبان، حدیث ۴۵۰۶، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کو صحیح کہا ہے

لقب ''زادالرکب'' تھا کیوں کہ وہ بڑے سخی تھے، اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والا کوئی اپنے ساتھ توشہ نہیں لیتا تھا، ان کی ماں کا نام عاتکہ بنت عامر کنانیہ ہے جن کا تعلق بنوفراس سے ہے۔ ان کے شوہر اور چچازاد بھائی ابوسلمہ بن عبدالاسد کے انتقال کے بعد حضور ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی (۱)، انھوں نے ابوسلمہ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی پھر مدینہ بھی ساتھ میں ہجرت کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی مسافر عورت ہیں جو مدینہ میں داخل ہوئی، وہ بہت ہی خوبصورت اور شریف النسب عورت تھیں، راجح قول کے مطابق ازواجِ مطہرات میں سب سے اخیر میں ۶۱ ہجری کو ان کی وفات ہوئی۔

ام سلمہ کے فضائل ومناقب

۱۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ شادی کی اور ان کے حق میں دعا کی۔ امام مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے:...... رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابوبلتعہ کو میرے پاس اپنا پیغام دے کر بھیجا تو میں نے کہا: میری ایک بچی ہے اور میں بڑی باغیرت عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس کی بچی کے بارے میں ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ بچی کو اس سے بے نیاز کردے، اور اللہ سے میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اس کی غیرت کو ختم کردے۔ (۲)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ جنتیوں میں سے ہے، امام احمد نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پر کالی چادر ڈھانپی پھر فرمایا: اے اللہ! میں اور میرے گھر والے تیری طرف، نہ کہ جہنم کی طرف۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کے رسول! اور میں۔ آپ نے فرمایا: اور تم (۳)

۱۔ ابوسلمہ رسول اللہ ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی بھی ہیں، کیوں کہ ان کی ماں امیمہ بنت عبدالمطلب ہے

۲۔ صحیح مسلم: کتاب الجنائز: باب مایقال عندالمصیبۃ۔ حدیث ۹۱۸

۳۔ مسند احمد: ۶/۲۹۶، ۶/۳۰۴ حدیث ۲۶۵۸۲، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے، نبی ﷺ کے پروردہ (ربیب) عمر بن ابوسلمہ سے روایت ہے، جس میں وہ حضرت ام سلمہ سے نقل کرتے ہیں: اللہ کے رسول! میں ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو، تم خیر کی طرف جانے والی ہو۔ یہ روایت صحیح ہے، اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے: حدیث ۳۸۱۲، البانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، اس حدیث میں ام سلمہ کی فضیلت واضح ہے

۳۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ان کی حکمت اور حسنِ تدبیر واضح اور نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو پکار کر کہا: لوگو! قربانی کرو اور بال منڈھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ نے لوگوں کو دوبارہ پکارا، لیکن کوئی کھڑا نہیں ہوا، پھر آپ نے یہی بات پکار کر کہی، پھر بھی کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور ام سلمہ کے پاس آئے اور فرمایا: ام سلمہ! لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ ام سلمہ نے کہا: اللہ کے رسول! ان کے غم کو آپ دیکھ ہی رہے ہیں، ان میں سے کسی کے ساتھ بات مت کیجئے، آپ کی قربانی کا جانور جہاں ہے وہاں جائیے اور اس کو ذبح کیجئے اور اپنا سر منڈھائیے، اگر آپ اس طرح کریں گے تو لوگ بھی ایسا کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نکلے کسی سے بات نہیں کی، یہاں تک کہ اپنے قربانی کے جانور کے پاس آئے اور اس کی قربانی کی، پھر آپ بیٹھ گئے اور اپنے بالوں کو منڈھایا۔ یہ دیکھ کر لوگ قربانی اور حلق کرنے لگے، راوی کہتے ہیں کہ جب مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے تو سورہ فتح کی آیتیں نازل ہوئیں۔ (۱)

اس مشورے سے واضح طور پر اللہ کی طرف سے ام سلمہ کو عطا کردہ عقل اور حسنِ تدبیر کا پتہ چلتا ہے۔

۷۔ **زینب بنت جحش** بن رباب بن یعمر اسدی بنوعبدشمس کے حلیف، یہ اولین ہجرت کرنے والوں میں سے ہے، ان کی ماں امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم ہیں جو نبی کریم ﷺ کی پھوپھی ہیں، نبی ﷺ نے ان کے ساتھ تین یا پانچ ہجری کو شادی کی، اس سے پہلے ان کی شادی رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن ثابت کے ساتھ ہوئی تھی، جن کو ابن محمد پکارا جاتا تھا، اسی موقع پر اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی کے ساتھ شادی کرنے کا مسئلہ پیش آیا، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے نبوت سے پہلے زید بن ثابت کو اپنا منھ بولا بیٹا بنایا تھا، اسی وجہ سے ان کو زید بن محمد کہا جاتا تھا، اللہ تعالی نے اس

۱۔ مکمل حدیث کے لیے دیکھیے: مسند امام احمد ۴/۳۲۳، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کو حسن کہا ہے

نسبت کو منقطع کردیا اور یہ آیت نازل فرمائی: ''اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ '' (ان کے باپوں کے نام کے ساتھ ان کو پکارو، یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے) پھر زینب کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کرا کے اللہ تعالی نے اس حکم کو موکد کردیا اور یہ آیت نازل فرمائی: ''اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ '' (احزاب ۵) (ان کے باپوں کے نام کے ساتھ ان کو پکارو، یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے) اس واقعے کے سلسلے میں یہ بھی آیت نازل ہوئی: ''فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا '' (احزاب ۳۷) پس جب زید کا ان سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ کی شادی ان کے ساتھ کردی۔

زینب رضی اللہ عنہا دین، تقوی اور سخاوت میں عورتوں کی سردار تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سب سے پہلے ان ہی کی وفات ۲۰ ہجری کو ہوئی۔

زینب بنت جحش کے فضائل ومناقب

۱۔ اللہ تعالی نے ان کی شادی اپنے نبی کے ساتھ خود کرائی۔

''وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي مَا فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا '' (احزاب ۳۷) اس وقت کو یاد کرو جب آپ اس شخص سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا، اپنی بیوی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دو، اور اللہ سے ڈرو، اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا، اور آپ کو لوگوں کا اندیشہ تھا، اور اللہ اس کا سب سے زیادہ سزاوار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، جب زید کا اس سے جی بھر گیا تو ہم نے آپ کی شادی اس کے ساتھ کردی، تاکہ مومنین کے لیے اپنے منھ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی تنگی نہ ہو، جب ان سے ان کا جی بھر جائے، اور اللہ کا یہ حکم ہونے والا ہی تھا۔

اپنی اس خصوصیت اور امتیاز کی وجہ سے حضرت زینب ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی

تھیں اور کہتی تھیں: تم لوگوں کی شادی تمھارے گھر والوں نے کرائی اور میری شادی اللہ تعالی نے سات آسمانوں کے اوپر سے کرائی۔(۱)

۲۔ ان کی شادی آیت حجاب کے نزول کا سبب ہے۔

امام بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا:...... جب زینب کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی تو وہ آپ کے ساتھ گھر میں تھیں، آپ نے کھانا پکوایا اور لوگوں کو مدعو کیا، لوگ بیٹھے باتیں کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے اور واپس آتے، وہ بڑی دیر سے بیٹھے گفتگو کررہے تھے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا '' (احزاب ۵۳) اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں (بے بلائے) مت جایا کرو، مگر یہ کہ تم کو کھانے کی اجازت دی جائے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو، لیکن جب تم کو بلایا جائے تو چلے جاؤ، پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جاؤ اور باتوں میں جی لگا کر بیٹھے نہ رہو، اس سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے، لیکن وہ تم سے شرماتے ہیں، اور اللہ حق بات کہنے سے شرماتا نہیں ہے اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے پاک رہنے کا ذریعہ ہے، اور تمھیں یہ جائز نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف پہنچاؤ، اور نہ یہ جائز ہے کہ آپ کے بعد آپ کی بیویوں سے کبھی بھی شادی کرو، یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑے (گناہ کی) بات ہے۔

اس آیت کے نزول کے بعد پردہ فرض کیا گیا اور لوگ گھر سے واپس ہوگئے۔(۲)

۱۔ صحیح بخاری: کتاب التوحید، باب ''وکان عرشہ علی الماء'' حدیث ۷۴۲۰

۲۔ صحیح بخاری: کتاب التفسیر باب قولہ تعالی ''لا تدخلوا بیوت النبی إلا أن یؤذن لکم إلی طعام'' حدیث ۴۷۹۲

۳۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں میں صدقہ کرنے اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر ان کی تعریف کی ہے۔

امام مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے پہلے مجھ سے آکر وہ ملے گی جس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے، وہ کہتی ہیں کہ ازواج اپنا اپنا ہاتھ پھیلا کر دیکھا کرتی تھیں کہ ان میں سے کس کا ہاتھ سب سے لمبا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہم میں سب سے لمبا ہاتھ زینب کا تھا، کیوں کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کماتی تھیں اور صدقہ کرتی تھیں۔(۱)

۴۔ حضرت زینب کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے ان کے بارے میں فرمایا: میں نے دین میں سب سے بہتر، اللہ کا سب سے زیادہ تقوی رکھنے والی، سب سے سچی، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی، سب سے زیادہ صدقہ کرنے والی اور اس کام میں سب سے زیادہ خود کو کھپانے والی جس کا وہ صدقہ کرتی ہے اور اللہ سے تقرب حاصل کرتی ہے زینب سے بڑھ کر کسی عورت کو نہیں دیکھا۔(۲)

۸۔ **جویریہ بنت حارث** بن ضرار بن حبیب بن خزیمہ خزاعیہ مصطلقیہ، بنو مصطلق کی جنگ (غزوۂ مریسیع) میں پانچ یا چھ ہجری کو گرفتار ہوئی اور ثابت بن قیس کے حصے میں آئی، جنھوں نے جویریہ کے ساتھ آزادی کا معاہدہ (مکاتبہ)(۳) کیا، رسول اللہ ﷺ نے مکاتبہ کی رقم ادا کی اور اس کے ساتھ شادی کی، آپ سے پہلے ان کی شادی مسافع بن صفوان کے ساتھ ہوئی تھی جو اس معرکے میں قتل ہوئے، جویریہ کی وجہ سے مسلمانوں نے ان کے خاندان کے سو قیدیوں کو آزاد کردیا، اپنی قوم پر ان کی بڑی عظیم برکت تھی، ان کی وفات ۵۰ ہجری کو ہوئی۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل زینب ام المؤمنین، حدیث ۲۴۵۲

۲۔ مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب فی فضائل عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا ۲۴۴۲

۳۔ مکاتبہ یہ ہے کہ آقا اپنے غلام کے ساتھ اس بات پر متفق ہو جائے کہ قسطوں میں اتنا مال ادا کرنے کی صورت میں تم آزاد ہو۔

جویریہ کے فضائل ومناقب

۱۔ حضرت جویریہ کثرت سے اللہ کی عبادت اور ذکر کرتی تھیں۔

امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس کے واسطے سے حضرت جویریہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے لیے ان کے پاس سے نکلے، جب کہ وہ اپنی عبادت گاہ میں تھیں، پھر آپ چاشت کے بعد واپس آئے تو وہ اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی، آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم ابھی تک اسی حالت میں ہو جس پر میں تم کو چھوڑ گیا تھا؟ انھوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تمھارے پاس سے جانے کے بعد میں نے تین مرتبہ چار کلمات ایسے کہے ہیں کہ اگر صبح سے جو تم نے کہا ہے ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمات وزنی ہوں گے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔(۱)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھا، جب کہ ان کا نام برہ تھا۔

۹۔ **ام حبیبہ رملہ بنت ابو سفیان** صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف امویہ۔ ان کی ماں صفیہ بنت ابو العاص بن امیہ ہیں، بعثت نبوی سے سترہ سال قبل آپ کی پیدائش ہوئی، اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش اسدی کے ساتھ اسلام قبول کیا اور ان دونوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، وہاں حبیبہ کی پیدائش ہوئی، ان کے شوہر نے حبشہ میں نصرانیت قبول کی، لیکن یہ دینِ اسلام پر جمی رہی، پھر مدینہ ہجرت کر آئی، اللہ نے پہلے شوہر کے بدلے امت کے بہترین شخص رسول اللہ کو عطا فرمایا، یہ ازواجِ مطہرات میں رسول اللہ ﷺ کی سب سے قریبی رشتے دار ہیں، دونوں کا رشتہ عبد مناف پر جا کر ملتا ہے، ان کی وفات ۴۴ ہجری کو ہوئی۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح أول النہار وعند النوم، حدیث ۲۷۲۶

ام حبیبہ کے فضائل ومناقب

۱۔ جب ان کے والد ابوسفیان مسلمانوں اور قریش کی صلح کی مدت بڑھانے کے لیے مدینہ آئے تو ام حبیبہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی عزت اور احترام میں اپنے والد کو اس پر بیٹھنے نہیں دیا، کیوں کہ وہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے۔

۲۔ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ میں یہ بھی تھی۔(۱)

۱۰۔ **صفیہ بنت حیی بن اخطب** بن سعیہ، ان کا تعلق مدینہ کے یہودی قبیلے بنو النضیر سے ہے اور یہ ہارون بن عمران کی نسل سے ہیں، اسلام لانے سے پہلے سلام بن مشکم ان کے شوہر تھے، ان کے انتقال کے بعد کنانہ بن ابوالحقیق نے ان کے ساتھ شادی کی، جو جنگِ خیبر میں قتل ہوا، اور یہ گرفتار ہوکر دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی، دحیہ کلبی نے ان کے ساتھ مکاتبہ کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکاتبہ کی رقم ادا کی اور آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی کی، اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا، ان کی وفات ۵۲ ہجری کو ہوئی۔

صفیہ بنت حیی کے فضائل اور مناقب

۱۔ نبی کی بیوی، نبی کی بیٹی اور نبی کی بھتیجی۔

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صفیہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حفصہ نے ان کے سلسلے میں یہ کہا: یہودی کی بچی۔ یہ سن کر صفیہ رو پڑی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھی، آپ نے دریافت کیا: تم رو کیوں رہی ہو؟ انھوں نے کہا: حفصہ نے میرے سلسلے میں کہا ہے کہ میں یہودی کی بچی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم تو نبی کی بیٹی ہو، تمھارے چچا نبی ہیں، اور تم نبی کی بیوی ہو، پھر وہ کس چیز میں تم پر فخر

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والوں کی تعریف کی ہے اور ان کے لیے دو ہجرت کا مرتبہ دیا ہے، دیکھیے: صحیح مسلم: کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضائل جعفر بن أبی طالب وأسماء بنت عمیس وأهل سفینتهم رضی اللہ عنہم، حدیث ۲۵۰۲

کرتی ہے؟ پھر فرمایا: حفصہ! اللہ سے ڈرو۔(۱)

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سچی کہا ہے، جب مرض الموت میں حضرت صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کے نبی! میری یہ خواہش ہے کہ جو بیماری آپ کو لاحق ہے وہ مجھے ہو۔ دوسری ازواج مطہرات نے گھور کر ان کو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کو معیوب سمجھا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، وہ سچی ہے۔(۲)

۱۱۔ **میمونہ بنت حارث** بن حزن بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ، ان کی ماں کا نام ہند بنت عوف ہے، پہلے ان کی شادی مسعود بن عوف ثقفی سے ہوئی، پھر دوسری شادی ابورہم بن عبدالعزی سے ہوئی، جس کا انتقال ہوگیا تو میمونہ کے وکیل حضرت عباس (۳) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح پڑھایا، مکہ سے قریب مقامِ سرف میں ان کے ساتھ شبِ زفاف کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے اخیر میں سن ۷ ہجری کو عمرۃ القضا کے موقع پر ان کے ساتھ شادی کی۔

میمونہ کے فضائل ومناقب

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایمان کی گواہی دی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی میمونہ، ان کی بہن ام فضل بنت حارث، ان کی بہن سلمی بنت حارث حمزہ کی

۱۔ ترمذی: کتاب المناقب، باب فضل أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۸۹۲) (یعنی تمھارے ابا ہارون علیہ السلام ہیں اور تمھارے چچا موسی علیہ السلام ہیں اور تم میری بیوی ہو۔ ترمذی حدیث ۳۸۹۲ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہوسکتی ہو، جب کہ میرے شوہر محمد ہیں، میرے والد ہارون ہیں اور میرے چچا موسی ہیں۔

۲۔ مصنف عبدالرزاق ۱۱/ ۴۳۱ حدیث ۲۰۹۲۲، طبقات ابن سعد ۸/ ۱۲۸

۳۔ عباس بن عبدالمطلب ان کی بہن ام فضل بنت حارث کے شوہر تھے، اس حیثیت سے میمونہ حضرت عبداللہ بن عباس کی خالہ ہوتی ہیں۔

بیوی اوران کی اخیافی بہن اسماء بنت عمیس ، یہ سب مومن بہنیں ہیں ۔(۱)

۲۔رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام میمونہ رکھا۔

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ میری خالہ میمونہ کا نام برہ تھا،آپ ﷺ نے ان کا نام بدل کر میمونہ رکھا۔(۲)

۱۔مستدرک حاکم:۴/۳۲۔۳۳،حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا ہے،اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے،البانی نے کہا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے: صحیح الجامع الصغیر۳۶۳ ۲۷،سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ ۱۷۶۴۔

۲۔صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ:۲۱۴۱،مستدرک حاکم میں ابن عباس سے یہ روایت ہے۴/۳۰

امہات المومنین کی دعوتی سرگرمیاں

اللہ کی طرف دعوت دینا امہات المومنین کا سب سے بلند مقصد تھا، چناں چہ کوئی بھی حدیث ان کو معلوم ہوتی یا نبی کریم ﷺ کو جو بھی کام کرتے ہوئے دیکھتیں تو جیسے سنا ہے یا آپ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اس کی ہو بہو تبلیغ شروع کرتیں، کیوں کہ ان کو اللہ کے نبی ط کا یہ قول ہر وقت یا د رہتا تھا:''اللہ تعالی اس بندے کو شاد اور آباد رکھے جو ہم سے کوئی بات سنے تو بالکل اسی طرح دوسروں تک پہنچائے، کیوں کہ کبھی سننے والے کے مقابلے میں اس کو بات زیادہ یاد رہتی ہے جس تک پہنچائی جائی''۔(۱) ازواج مطہرات کو وسعت علم اور تفقہ فی الدین میں امتیاز حاصل تھا، چناں چہ فقہاء نے ان سے ایسے احکام سیکھے جو تمام لوگوں کے لیے نافع ہیں، سیرت کی کتابوں میں بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امہات المومنین نے دوسروں کو نصیحت کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی انجام دہی میں اپنا کردار ادا کیا، اگر ہم یہ کہیں تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ ابتداے وحی کے وقت اللہ کی طرف دعوت کی کامیابی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ حضرت خدیجہ نے آپ کو دلاسہ دیا اور آپ پر سب سے پہلے ایمان لے آئی اور اپنے مال اور اپنی جان سے آپ ﷺ کی مدد کی، وہ بہترین بیوی تھی جس نے ابتداے وحی میں رسول اللہ ﷺ کے دل کو مضبوط کیا، آپ ﷺ حضرت خدیجہ کے اس احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:''وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے، اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، اور اس نے مجھے اس وقت اپنے مال

۱۔صحیح الجامع الصغیر،حدیث۶۷۶۴

میں شریک کیا جب لوگوں نے مجھے محروم کیا‘‘(۱) اللہ کا دین پھیلانے میں آپ رضی اللہ عنہا کا بہت بڑا حصہ ہے، جس کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہوگیا۔

یہ عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑی تعداد میں حدیثوں کو یاد کیا، تا کہ ان کو لوگوں میں عام کریں، چناں چہ فقہاء، علماء اور اکثر لوگوں نے ان سے کسبِ فیض کیا اور ان سے بہت سے احکام وآداب کو نقل کیا، یہاں تک کہا جاتا ہے کہ ان سے ایک چوتھائی احکامِ شرعیہ منقول ہیں۔ صحابہ اور تابعین علماء نے حضرت عائشہ اور ان کے علم کی تعریف کی ہے، مسروق فرماتے ہیں: میں نے اکابر صحابہ میں سے کئی شیوخ کو حضرت عائشہ سے فرائض کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا۔

جب مسروق حضرت عائشہ سے کوئی روایت نقل کرتے تو کہتے: مجھے صدیقہ بنت صدیق اللہ کے محبوب کی چہیتی سات آسمانوں کے اوپر سے براءت کردہ شخصیت نے مجھے بتایا، جس کی میں نے تکذیب نہیں کی۔(۲)

عطاء بن ابو رباح فرماتے ہیں: عائشہ تمام لوگوں میں سب سے بڑی فقیہہ، عالمہ اور سب سے بہترین صاحب الرائے تھیں۔

ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نے فقہ، طب اور شعر کے بارے میں حضرت عائشہ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔(۳)

عبد اللہ بن عبید بن عمیر نے فرمایا: اس پر وہی شخص غمگین ہوگا جس کی وہ ماں ہیں۔ (یعنی ہر مسلمان ان کے انتقال پر غمگین ضرور ہے)(۴)

آپ کی دعوت وتبلیغ کا ایک واقعہ یہ منقول ہے کہ حضرت حفصہ بنت بن عبد الرحمٰن بن ابو بکر آپ کے پاس آئی، جس کے جسم پر پتلی اوڑھنی تھی جس سے ان کی پیشانی جھلک رہی تھی، حضرت عائشہ نے اس اوڑھنی کو پھاڑ دیا اور فرمایا: اللہ نے سورہ نور میں جو نازل

۱۔ الاستیعاب لابن عبد البر ۱/۵۸۹
۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲/۱۸۱
۳۔ نساء حول الرسول: از: عاطف صابر شاہین ۶۶، مطبعہ: دار الغد۔ المنصورۃ
۴۔ سیر اعلام النبلاء ۲/۱۸۵

فرمایا ہے، کیا تمھیں اس بارے میں معلوم نہیں ہے؟ پھر دوسری اوڑھنی منگائی اور اس کو پہنایا

وہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی تھیں: عورتو! اپنے پروردگار اللہ سے ڈرو، اور اچھی طرح وضو کرو، اپنی نماز قائم کرو اور اپنی زکاۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو، اور پسند اور ناپسند میں اپنے شوہروں کی اطاعت کرو اور ان کی بات مانو۔

وہ فرمایا کرتی تھی: عورت پر اللہ کا خلیفہ اور نائب اس کا شوہر ہے، جب اس کا شوہر اس سے راضی ہوگا تو اللہ اس سے راضی ہوجائے گا، اگر اس کا شوہر اس سے ناراض ہوگا تو اللہ اور اس کے فرشتے اس سے ناراض ہوں گے، کیوں کہ وہ شوہر کو اپنی پسند پر مجبور کر رہی ہے۔

ان کے اقوال زرین میں سے یہ بھی ہے: بیوی پر شوہر کا یہ حق ہے کہ وہ اس کا بستر لازم پکڑے اور اس کی ناراضگی سے بچی رہے، اور اس کو راضی کرنے والی چیزوں کی تلاش میں رہے، اس کی کمائی کی حفاظت کرے، اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرے، اور اپنی ذات میں اس کی حفاظت کرے۔ (یعنی اپنی ذات میں خیانت نہ کرے)۔(۱)

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور آپ کے انتقال کے بعد آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں ہر مومن مرد اور عورت کے لیے عالمہ، عاملہ، واعظہ اور خیر خواہی کرنے والی کا مقام حاصل ہے، انھوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی ہر چیز سے اپنے کان اور آنکھوں کی حفاظت کی، جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں واقعۂ افک کے موقع پر دریافت کیا تو انھوں نے کہا: میں اپنے کانوں اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتی ہوں، مجھے ان کے بارے میں خیر ہی معلوم ہے۔

ام المومنین میمونہ بنت حارث نے فقہی احکام سے متعلق بعض حدیثوں کو امت میں منتقل کیا ہے، مثلاً یوم عرفہ میں لوگوں کو شک ہوگیا کہ آپ ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں۔

۱۔ ایضاً

میں شریک کیا جب لوگوں نے مجھے محروم کیا‘‘(۱) اللہ کا دین پھیلانے میں آپ رضی اللہ عنہا کا بہت بڑا حصہ ہے، جس کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہو گیا۔

یہ عائشہ صدیقہ بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں، جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑی تعداد میں حدیثوں کو یاد کیا، تاکہ ان کو لوگوں میں عام کریں، چناں چہ فقہاء، علماء اور اکثر لوگوں نے ان سے کسبِ فیض کیا اور ان سے بہت سے احکام وآداب کو نقل کیا، یہاں تک کہا جاتا ہے کہ ان سے ایک چوتھائی احکامِ شرعیہ منقول ہیں۔ صحابہ اور تابعین علماء نے حضرت عائشہ اور ان کے علم کی تعریف کی ہے، مسروق فرماتے ہیں: میں نے اکابر صحابہ میں سے کئی شیوخ کو حضرت عائشہ سے فرائض کے بارے میں سوال کرتے ہوئے دیکھا۔

جب مسروق حضرت عائشہ سے کوئی روایت نقل کرتے تو کہتے: مجھے صدیقہ بنت صدیق اللہ کے محبوب کی چہیتی سات آسمانوں کے اوپر سے براءت کردہ شخصیت نے مجھے بتایا، جس کی میں نے تکذیب نہیں کی۔(۲)

عطاء بن ابو رباح فرماتے ہیں: عائشہ تمام لوگوں میں سب سے بڑی فقیہہ، عالمہ اور سب سے بہترین صاحب الرائے تھیں۔

ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نے فقہ، طب اور شعر کے بارے میں حضرت عائشہ سے زیادہ جاننے والا کسی کو نہیں دیکھا۔(۳)

عبداللہ بن عبید بن عمیر نے فرمایا: اس پر وہی شخص غمگین ہوگا جس کی وہ ماں ہیں۔ (یعنی ہر مسلمان ان کے انتقال پر غمگین ضرور ہے)(۴)

آپ کی دعوت وتبلیغ کا ایک واقعہ یہ منقول ہے کہ حضرت حفصہ بنت بن عبدالرحمٰن بن ابو بکر آپ کے پاس آئی، جس کے جسم پر پتلی اوڑھنی تھی جس سے ان کی پیشانی جھلک رہی تھی، حضرت عائشہ نے اس اوڑھنی کو پھاڑ دیا اور فرمایا: اللہ نے سورہ نور میں جو نازل

۱۔ الاستیعاب لابن عبدالبر ۱/۵۸۹ ۲۔ سیر اعلام النبلاء ۲/۱۸۱
۳۔ نساء حول الرسول: از: عاطف صابر شاہین ۲۶، مطبعہ: دار الغد۔ المنصورۃ ۴۔ سیر اعلام النبلاء ۲/۱۸۵

فرمایا ہے، کیا تمھیں اس بارے میں معلوم نہیں ہے؟ پھر دوسری اوڑھنی منگائی اور اس کو پہنایا

وہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی تھیں: عورتو! اپنے پروردگار اللہ سے ڈرو، اور اچھی طرح وضو کرو، اپنی نماز قائم کرو اور اپنی زکاۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو، اور پسند اور ناپسند میں اپنے شوہروں کی اطاعت کرو اور ان کی بات مانو۔

وہ فرمایا کرتی تھی: عورت پر اللہ کا خلیفہ اور نائب اس کا شوہر ہے، جب اس کا شوہر اس سے راضی ہوگا تو اللہ اس سے راضی ہو جائے گا، اگر اس کا شوہر اس سے ناراض ہوگا تو اللہ اور اس کے فرشتے اس سے ناراض ہوں گے، کیوں کہ وہ شوہر کو اپنی پسند پر مجبور کر رہی ہے۔

ان کے اقوال زرین میں سے یہ بھی ہے: بیوی پر شوہر کا یہ حق ہے کہ وہ اس کا بستر لازم پکڑے اور اس کی ناراضگی سے بچی رہے، اور اس کو راضی کرنے والی چیزوں کی تلاش میں رہے، اس کی کمائی کی حفاظت کرے، اس کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرے، اور اپنی ذات میں اس کی حفاظت کرے۔ (یعنی اپنی ذات میں خیانت نہ کرے)۔(۱)

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اور آپ کے انتقال کے بعد آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں ہر مومن مرد اور عورت کے لیے عالمہ، عاملہ، واعظہ اور خیر خواہی کرنے والی کا مقام حاصل ہے، انھوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی ہر چیز سے اپنے کان اور آنکھوں کی حفاظت کی، جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں واقعۂ افک کے موقع پر دریافت کیا تو انھوں نے کہا: میں اپنے کانوں اور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتی ہوں، مجھے ان کے بارے میں خیر ہی معلوم ہے۔

ام المومنین میمونہ بنت حارث نے فقہی احکام سے متعلق بعض حدیثوں کو امت میں منقل کیا ہے، مثلاً یوم عرفہ میں لوگوں کو شک ہوگیا کہ آپ ﷺ روزے سے ہیں یا نہیں۔

۱۔ ایضاً

میمونہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا جب کہ آپ ابھی اپنی جگہ کھڑے ہی تھے، آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے اس کو پیا۔(۱)

انھوں نے غسلِ جنابت میں رسول اللہ ﷺ کا طریقہ روایت کیا ہے۔(۲) آپ رضی اللہ عنہا کا شمار امت کے خیرخواہوں اور واعظوں میں ہوتا ہے، اللہ ان سے اور باقی تمام امہات المومنین سے راضی ہو جائے۔ آمین۔

۱۔ صحیح مسلم: کتاب الصوم، باب صوم یوم عرفۃ، حدیث ۱۹۸۹
۲۔ صحیح مسلم: کتاب الحیض، باب صفۃ غسل الجنابۃ، حدیث ۳۱۷

امہات المومنین کے سلسلے میں چند عام معلومات

رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویوں کا انتقال آپ کی وفات کے بعد ہوا، صرف حضرت خدیجہ اور زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کا انتقال آپ کی حیات میں ہوا۔

سب امہات المومنین کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی، صرف حضرت خدیجہ کی تدفین مکہ میں حجون کے مقام پر ہوئی اور حضرت میمونہ کی تدفین مقامِ تنعیم سے قریب مقامِ سرف میں ہوئی، جہاں آپ ﷺ نے ان کے ساتھ شبِ زفاف گزاری تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی دس بیویاں باپ کی طرف سے آپ کے ساتھ نسب میں ملتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں: ام حبیبہ، خدیجہ، ام سلمہ، عائشہ، حفصہ، سودہ، زینب بنت جحش، جویریہ، زینب بنت خزیمہ اور میمونہ، صرف زینب بنت جحش کا نسب ماں اور باپ دونوں واسطوں سے آپ کے ساتھ ملتا ہے، کیوں کہ ان کی ماں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب ہیں، اور والد کی طرف سے نسب خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس سے جا کر ملتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے میمونہ، جویریہ اور زینب بنت جحش کا نام خود رکھا، جب کہ ان میں سے ہر ایک کا نام برہ تھا۔

آپ کے ساتھ شادی سے پہلے زینب بنت خزیمہ، صفیہ، میمونہ اور خدیجہ رضی اللہ عنہن کی دو دو شادیاں ہو چکی تھیں، ازواج مطہرات میں سے صرف حضرت عائشہ باکرہ تھی

کثرتِ روایتِ حدیث کے اعتبار سے

امہات المومنین کی ترتیب (۱)

۱۔صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما

ان سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) حدیثیں مروی ہیں۔
ان میں متفق علیہ روایتیں ۱۷۴ ہیں۔(۲)
ان کے علاوہ بخاری میں ۵۴ حدیثیں ہیں۔
اور مسلم میں نو حدیثیں ہیں۔
امام احمد نے اپنی کتاب مسند امام احمد میں ان سے دو ہزار سے زائد حدیثیں روایت کی ہے۔

۲۔سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ان کی روایتوں کی تعداد ۳۷۸ ہے۔
ان میں سے متفق علیہ روایتیں ۱۳ ہیں۔
بخاری میں تین روایتیں ہیں۔

۱۔امہات المومنین میں سے ہر ایک کی روایتوں کی تعداد بیان کرنے میں مندرجہ ذیل پانچ کتابوں کو بنیاد بنایا گیا ہے: أسماء الصحابۃ الرواۃ لابن حزم، تلقیح فھوم أھل الأثر لابن الجوزی، سیر أعلام النبلاء لشمس الدین الذہبی، مخطوط جزء فیہ ما لکل واحد من الصحابۃ من الحدیث لبقی بن مخلد الأندلسی، نساء فی ظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشیخ عرفان العشا حسونۃ الدمشقی

۲۔متفق علیہ وہ روایت ہے جس کو امام بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو"مترجم"

اور مسلم میں ۱۳ روایتیں ہیں۔

۳۔سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ ان سے متفق علیہ سات روایتیں مروی ہیں۔
بخاری نے ان کے علاوہ ایک حدیث روایت کی ہے۔
اور مسلم نے پانچ حدیثیں روایت کی ہے۔
ان کی روایتوں کی مجموعی تعداد ۱۳ ہے۔

محقق شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: ان کی روایتیں اس سے بھی زیادہ ہیں، کیوں کہ امام احمد نے ان سے روایت کی ہے، ان کی مسند کی ابتدا حدیث نمبر (۱۰/۳۶۸۵۸) سے ہوتی ہے اور انتہا (۱۰/۲۶۹۲۱) پر ہوتی ہے۔

"أسماء الصحابۃ الرواۃ" میں لکھا ہے کہ ان سے ۷۶ حدیثیں مروی ہیں، اور اس کتاب کے محقق نے حاشیے میں کحالہ کی بات ان کی کتاب "أعلام النساء" سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا: مطالع الأنوار میں ہے کہ میمونہ بنت حارث نے ۷۷ حدیثیں روایت کی ہے، الکمال فی معرفۃ الرجال میں ہے کہ انھوں نے ۴۶ حدیثیں روایت کی ہے، دار الکتب الظاھریۃ کے شعبۂ مخطوطات میں اندراج نمبر ۳۲ کے مجموعے میں ہے کہ انھوں نے ۷۹ حدیثیں روایت کی ہے۔(۱)

۴۔ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا

أسماء الصحابۃ الرواۃ میں ہے کہ انھوں نے ۶۵ حدیثیں روایت کی ہے، ابن الجوزی نے "تلقیح فھوم أھل الأثر" میں یہی تعداد بتائی ہے۔(۲)

یہی تعداد علامہ ذہبی نے بھی بیان کی ہے: ان کی مسند میں ۶۵ حدیثیں ہیں۔(۳)

۱۔أسماء الصحابۃ الرواۃ، حاشیہ ص ۶۸
۲۔أسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۴۷، تلقیح فھوم أھل الأثر لابن الجوزی ص ۳۶۵
۳۔نساء فی ظل رسول اللہ ص ۲۰۸

دو روایتیں متفق علیہ ہیں اور ان کے علاوہ ایک روایت مسلم نے نقل کی ہے۔

۵۔حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

ابن حزم نے ''أسماء الصحابۃ الرواۃ'' میں لکھا ہے کہ ان سے ۶۰ حدیثیں مروی ہیں، ابن جوزی نے بھی ''تلقیح فھوم أھل الأثر'' میں یہی تعداد بتائی ہے۔(۱)

علامہ ذہبی نے کہا ہے: بقی بن مخلد کی کتاب میں حفصہ کی مسند میں ساٹھ حدیثیں ہیں۔(۲)

چار حدیثیں متفق علیہ ہیں اور امام مسلم نے ان کے علاوہ الگ سے چھ حدیثیں نقل کی ہے۔

شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: امام احمد نے مسند میں ان سے ۴۴ حدیثیں نقل کی ہے، ابتدا (۲۶۴۸۵) سے ہوتی ہے اور انتہا (۱۰/۲۶۵۲۹) پر ہوتی ہے۔(۳)

۶۔زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

ابن حزم (۴) اور ابن جوزی (۵) نے لکھا ہے کہ ان سے گیارہ حدیثیں مروی ہیں۔

شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: مسند امام احمد میں ان کی مسند حدیث نمبر (۱۰/۲۶۸۱۳) سے شروع ہوتی ہے اور (۲۷۴۸۳۔۲۷۴۸۶/۱۰) پر ختم ہوتی ہے۔

ترمذی حدیث نمبر ۲۱۸۷، ابن ابی شیبہ حدیث نمبر ۱۹۰۶۱، ابن حبان ۸۲۷، بیہقی: سنن کبری ۱۰/۹۳، بغوی: شرح السنۃ ۴۲۰۱ وغیرہ نے ان کی روایتیں نقل کی ہے۔

۱۔أسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۷۵، تلقیح فھوم الأثر ص ۳۶۵

۲۔سیر أعلام النبلاء ۲/ ۲۲۷۔۲۳۰، شیخ عرفان عشا نے لکھا ہے: بقی بن مخلد کی مسند مفقود ہے، نساء فی ظل رسول اللہ ص ۱۲۴

۳۔نساء فی ظل رسول اللہ ص ۱۲۴

۴۔أسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۱۵۳

۵۔تلقیح فھوم أھل الأثر ص ۳۶۹

امام مالک نے موطا میں ۱۲۶۸ اور نسائی ۳۵۰۰ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

(۱)

۷۔صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا

ابن حزم (۲) اور ابن جوزی (۳) نے لکھا ہے کہ ان سے دس حدیثیں مروی ہیں۔

علامہ ذہبی نے لکھا ہے: ان سے دس حدیثیں مروی ہیں جن میں سے ایک متفق علیہ ہے۔(۴)

بخاری میں ان کی حدیث نمبر ۲۰۳۵ ہے، اور مسلم میں ۲۱۷۵ ہے، امام احمد نے (۱۰/۲۶۹۲۷) سے (۱۰/۲۶۹۲۹) تک ان کی روایتیں نقل کی ہے۔(۵)

۸۔جویریہ بنت حارث بن ابوضرار رضی اللہ عنہا

ابن حزم (۶) اور ابن جوزی (۷) نے لکھا ہے کہ ان سے سات حدیثیں مروی ہیں، یہی تعداد علامہ ذہبی نے بھی بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: ان کی سات حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے ایک بخاری میں ہے اور دو مسلم میں۔(۸) شیخ عرفان عشا نے یہ اضافہ کیا ہے: مسند امام احمد میں ان کی حدیثیں (۱۰/۲۶۸۱۷) سے شروع ہوتی ہے اور (۱۰/۲۶۸۲۰) پر ختم ہوتی ہے، اس میں مذکورہ بالا حدیثوں کے علاوہ دوسری حدیثیں ہیں۔(۹)

۱۔نساء فی ظل رسول اللہ ۱۸۶ ۔ ۲۔أسماء الصحابۃ الرواۃ ۱۵۵

۳۔تلقیح فھوم أھل الأثر ص ۳۶۹ ۔ ۴۔سیر أعلام النبلاء ۲/ ۲۳۸

۵۔شیخ عرفان عشا نے اس کو ترجیح دی ہے: نساء فی ظل رسول اللہ ص ۲۳۹

۶۔أسماء الصحابۃ الرواۃ ص ۱۹۵

۷۔تلقیح فھوم أھل الأثر ص ۳۷۱

۸۔سیر أعلام النبلاء ۲/ ۲۶۳

۹۔نساء فی ظل رسول اللہ ص ۲۰۰

۹۔ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

ابن حزم(۱) اور ابن جوزی(۲) نے لکھا ہے کہ ان سے پانچ حدیثیں مروی ہیں، بخاری میں ان کی حدیث نمبر ۶۶۸۶، ۶۷۴۹ ہے، اور مسلم میں حدیث نمبر ۱۴۵۷ ہے، مسند امام احمد میں حدیث نمبر ۲۷۴۸۸/۱۰، ۲۷۴۸۷/۱۰، ۲۷۴۸۹/۱۰ ہے، نسائی میں حدیث نمبر ۳۴۸۵ ہے۔

سیدہ خدیجہ بنت خویلد اور سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما سے کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

ان تفصیلات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حدیث رسول کی نشر واشاعت میں ازواجِ مطہرات کی کوششوں کو بیان کیا جائے۔

۱۔ أسماء الصحابة الرواة ص ۲۲۲

۲۔ تلقيح فهوم أهل الأثر ص ۳۷۲

روایتِ حدیث میں امہات المومنین کی ترتیب واضح کرنے والا جدول

امہات المومنین	ابن حزم کے نزدیک تعدادِ روایات	ابن جوزی کے نزدیک تعدادِ روایات	بقی بن مخلد کے نزدیک تعدادِ روایات	علامہ ذہبی کے نزدیک تعدادِ روایات
۱۔ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا	۲۲۱۰	۲۲۱۰	۲۲۱۰	۲۲۱۰
۲۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا	۳۷۸	۳۷۸	-	۳۷۸
۳۔ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۷۶	۷۶	۷۶	۱۳
۴۔ سیدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما	۶۵	۶۵	۶۵	۶۵
۵۔ سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما	۶۰	۶۰	۶۰	۶۰
۶۔ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۷۔ سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۸۔ سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا	۷	۷	-	۷
۹۔ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	۵	۵	۵	۵

نوٹ: بقی بن مخلد بن یزید اندلسی قرطبی کے مخطوطے میں ہمیں سیدہ ام سلمہ اور سیدہ جویریہ بنت حارث کی مرویات کا ذکر نہیں ملا، شاید کاتب سے چوک ہوئی ہے۔

محمد ﷺ کی ذریت کا شجرۂ مبارکہ

- خدیجہ بنت خولید
- سودہ بنت زمعہ
- عائشہ بنت ابوبکر
- حفصہ بنت عمر
- زینب بنت خزیمہ
- ام سلمہ
- زینب بنت جحش
- جویریہ بنت حارث
- ام حبیبہ بنت ابوسفیان
- صفیہ بنت حیی
- میمونہ بنت حارث

قاسم: ان کی وفات بچپن میں ہوئی

زینب: ان سے ابو عاص بن ربیعہ نے شادی کی

- **علی**: ان کی وفات بچپن میں ہی ہوئی، یہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کے پیچھے تھے
- **امامہ**: فاطمہ کی وفات کے بعد علی نے ان کے ساتھ شادی کی، پھر مغیرہ بن نوفل نے علی کی شہادت کے بعد ان سے شادی کی، ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی

عبد اللہ: ان کی وفات بچپن میں ہوئی

رقیہ: عثمان بن عفان سے ان کی شادی ہوئی، ان سے عبد اللہ ہوئے جو بچپن میں ہی انتقال کر گئے

ام کلثوم: رقیہ کے انتقال کے بعد ان سے عثمان بن عفان نے شادی کی، ان کو کوئی اولاد نہیں ہوئی

فاطمہ: ان کی شادی علی بن ابو طالب کے ساتھ ہوئی اور ان کی مندرجہ ذیل اولاد ہوئی

- **حسن**: ان کی مندرجہ ذیل اولاد ہوئی: عبد اللہ، قاسم، حسن، زید، عمرو، عبید اللہ، عبد الرحمن، احمد، اسماعیل، حسین، عقیل، ام حسن، ان کی اولاد میں سے حسن اور زید کو اولاد ہوئی۔
- **حسین**: ان کی مندرجہ ذیل اولاد ہیں: علی اکبر، علی زین العابدین، علی اصغر، محمد، عبد اللہ جعفر، زینب، سکینہ، فاطمہ، علی زین العابدین کی اولاد ہیں
- **زینب**: ان کے ساتھ عبد اللہ بن جعفر کی شادی ہوئی، جن سے علی، عون اور ام کلثوم کی پیدائش ہوئی
- **ام کلثوم**: ان کے ساتھ عمر بن خطاب نے شادی کی، جن سے زید اور رقیہ پیدا ہوئے، عمر کی شہادت کے بعد عبد اللہ بن جعفر نے شادی کی، جب انھوں نے ام کلثوم کی بہن زینب کو طلاق دے دیا
- **محسن**: رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ہی بچپن میں ان کی وفات ہوئی

ماریہ رضی اللہ عنہا: ان سے حضور ﷺ کو ایک لڑکا ہوا، جن کا نام ابراہیم ہے، ان کی وفات بچپن میں ہی ہوئی

نبی کریم ﷺ کے گھروں کے معاشرتی حالات

نام زوجہ	معاشرتی حالات	شادی کے اسباب
خدیجہ بنت خولید	ابو ہالہ تیمی اور عتیق مخزومی کی بیوہ، رسول اللہ ﷺ سے ان کی چار اولاد ہیں۔	انھوں نے ہی رسول اللہ ﷺ کو شادی کا پیغام بھیجا، تو آپ نے ان کے بلند اخلاق کی وجہ سے رشتے کو قبول کیا۔
سودہ بنت زمعہ	سکران بن عمرو کی بیوہ، ان سے سودہ کی پانچ اولاد ہیں	ان کا شمار مومنات اور مہاجرات میں ہوتا ہے، نبی کو اندیشہ ہوا کہ اگر ان کو واپس کر دیا جائے گا تو گھر والے ان کو ستائیں گے
عائشہ بنت ابوبکر	باکرہ	اپنے سب سے افضل دوست کے ساتھ تعلقات کو مستحکم کرنے اور عرب کے اس رواج کو توڑنے کے لیے شادی کی کہ جن کے ساتھ وہ مواخات کرتے تھے ان کے محارم کے ساتھ نکاح کو حرام قرار دیتے تھے، کیوں کہ نسبی بھائی کی طرح ہی اس کو مانتے تھے۔
حفصہ بنت عمر	خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ کی بیوہ	عمر بن خطاب کو مصاہرت کا شرف عطا کرنے کے لیے ان کے ساتھ شادی کی۔
زینب بنت خزیمہ	عبیدہ بن حارث کی بیوہ اور طفیل بن حارث کی مطلقہ	بدری شہید کی بیوی اور صابرہ عورت، انھوں نے دین کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیا، جس کا بہتر بدلہ دینے کے لیے آپ نے ان کے ساتھ شادی کی۔
ام سلمہ	عبد اللہ بن عبد الاسد کی بیوہ، ان کی چار اولاد تھیں۔	چار یتیم بچوں کی ماں تھی جن کے شوہر جنگ میں شہید ہو گئے تھے، نبی ﷺ نے چاہا کہ یتیم بچوں کی کفالت کریں۔
زینب بنت جحش	زید بن حارثہ نے ان کو طلاق دیا	منہ بولے بیٹے کے مسئلہ کو ختم کرنے کے لیے اللہ نے اپنے نبی کو ان کے ساتھ شادی کرنے کا حکم دیا
جویریہ بنت حارث	مسافع بن صفوان کی بیوہ	بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی، ان کی شادی کی وجہ سے بنو مصطلق کے قیدیوں کو رہا کر دیا گیا اور ان کے والد اور قوم نے اسلام قبول کیا۔
ام حبیبہ بنت ابوسفیان	عبید اللہ بن جحش کی بیوہ	حبشہ میں مرتد ہونے کے بعد ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا، وہ حیران ہو گئی کہ کہاں جائے، چناں چہ آپ نے ان کے ساتھ شادی کی۔
صفیہ بنت حیی	سلام بن مشکم اور کنانہ بن ربیع کی بیوہ	یہ خیبر میں قید ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کیا اور ان کے ساتھ شادی کی۔
میمونہ بنت حارث	رہم بن عبد العزی اور مسعود ثقفی کی بیوہ	ان کے ساتھ شادی کا مقصد قبیلوں کے درمیان قربت پیدا کرنا ہے، کیوں کہ ان کی رشتے داری بنو ہاشم اور بنو مخزوم میں پھیلی ہوئی تھی۔

ازواج مطہرات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبی تعلق واضح کرنے والا نقشہ

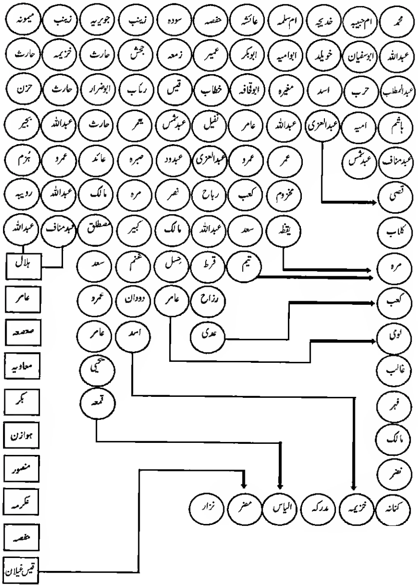

خلاصۂ کلام

ہم نے تھوڑی دیر فضائلِ امہات المومنین کا تذکرۂ عنبریں کیا، پس ہم خصوصیت کے ساتھ ازواج مطہرات کے اور عمومیت کے ساتھ آل بیت کے خلاف بھڑکائے جانے والے شبہات کے موج تلاطم کے سمندری سفر میں اس کو زادِ راہ اور توشہ بنائیں۔

ہماری بچیوں اور بیویوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ ان فضائل کو سیکھیں، عام کریں اور ان سے اپنے گھروں کو آراستہ کریں، تاکہ وہ اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ بن جائیں، اس طرح ہم امہات المومنین کے حقوق یعنی ان کے احترام و اکرام، تعظیم اور تکریم کی تھوڑی حفاظت کرنے والے بن جائیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکرام یہ ہے کہ آپ کی بیویوں کا اکرام کیا جائے۔

اہم مراجع

۱۔الاستیعاب	از:عبدالبر اندلسی	دارالاعلام،اردن۔پہلا ایڈیشن ۲۰۰۲
۲۔البدایۃ والنھایۃ	از:ابن کثیر دمشقی	دارالمعارف۔بیروت
۳۔زوجات النبی فی واقعنا المعاصر	از:جاسم المطوع	پہلا ایڈیشن۔کویت ۲۰۰۱
۴۔سنن الترمذی	از:امام ترمذی	دارالسلام۔ریاض ۲۰۰۰
۵۔سیر اعلام النبلاء	از:علامہ ذہبی	موسسۃ الرسالۃ۔گیارہواں ایڈیشن تحقیق:شعیب ارناؤوط
۶۔صحیح ابن حبان	از:علامہ ابن حبان	مؤسسۃ الرسالۃ۔بیروت
۷۔صحیح البخاری		دارالسلام ۲۰۰۰
۸۔صحیح الجامع الصغیر وزیاداتہ	از:ناصرالدین البانی	المکتب الاسلامی
۹۔صحیح مسلم		دارالسلام۔ریاض ۲۰۰۰
۱۰۔الطبقات الکبری	از:ابن سعد	دارصادر۔بیروت
۱۱۔مجمع الزوائد	از:علامہ ہیثمی	طبعۃ الفکر۔بیروت ۱۴۱۲ھ
۱۲۔مسند امام احمد		طبعۃ قرطبۃ۔قاہرہ۔تحقیق:ارناؤوط
۱۳۔معجم الطبرانی الکبیر	از:ابوقاسم طبرانی	مکتبۃ العلوم والحکم۔موصل ۱۴۰۴ تحقیق:حمدی السلفی